

يُحْيِي أَرْبَابَ صَلَاتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ

"آپ فرمادیجئے کہ بے شک میری نماز اور میری عبادت اور میرا جینا اور میرا مرنا یہ سب خالص اللہ ہی کا ہے جو سارے جہان کا مالک ہے"

فَضَائِلُ عَشْرَةِ ذَوِ الْحِجَّةِ

مختصر مسائل قربانی

ماہر بن حبیب خان

ادارہ دعوت الاسلام

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الحمد لله رب العالمين. والصلاة والسلام على رسول الامين. وعلى آله وصحبه أجمعين:

اللہ تبارک و تعالیٰ نے امت مسلمہ کو بے شمار خصوصیات عطاء فرمائی ہیں اسی طرح اللہ رب العالمین نے امت محمدیہ کے نیک و صالح بندوں کے لیے اپنے خصوصی فضل و کرم سے نیکی و اطاعت کے لیے کچھ خاص اوقات مقرر فرمادیے ہیں جن میں اعمالِ صالحہ کا اجر کئی گنا بڑھ جاتا ہے ان خاص اوقات میں یہ لوگ کثرت کے ساتھ نیک اعمال کا اہتمام کرتے ہیں اور اپنے لیے زیادہ سے زیادہ خیر و بھلائی کو جمع کرنے کے لئے کمر بستہ رہتے ہیں اور اپنے رب کا قرب حاصل کرنے میں لگے رہتے ہیں۔ ایسے ایام اور اوقات میں انتہائی فضیلت کے حامل ذوالحجہ کے ابتدائی دس دن ہیں جن کی فضیلت قرآن و سنت سے ثابت ہے۔

☆ عشرہ ذوالحجہ کی فضیلت قرآن کی روشنی میں ☆

عشرہ ذوالحجہ کی فضیلت اس سے بڑھ کر اور کیا ہو سکتی ہے کہ اللہ رب العالمین نے اپنی مقدس کتاب قرآن مجید میں ان دس دنوں کی قسم کھائی ہے اور اللہ عزوجل کا کسی شے کی قسم کھانا اس کی عظمت و فضیلت کی واضح دلیل ہے اس لیے کہ جو ذات خود عظیم ہو وہ عظمت والی چیز ہی کی قسم کھاتی ہے۔ ارشادِ ربانی ہے:

﴿وَالْفَجْرِ وَلَيَالٍ عَشْرٍ﴾ (سورة الفجر 1-2)

(قسم ہے فجر کی اور دس راتوں کی)

امام ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ اس کی تفسیر کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ اس سے مراد ذوالحجہ کے دس دن ہیں۔

❖ عشرہ ذوالحجہ کو قرآن نے ان کی عظیم فضیلت کے بناء پر "الایام المعلومات" کہا ہے قرآن مجید میں جن آیام معلومات میں ذکر اللہ

کا بیان خصوصیت سے کیا گیا ہے جمہور اہل علم کے نزدیک وہ یہی دس دن ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿وَيَذْكُرُوا اسْمَ اللَّهِ فِي أَيَّامٍ مَّعْلُومَاتٍ...﴾ (سورة الحج: 28)

(ان معلوم دنوں میں اللہ کے نام کا ذکر کریں)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: آیام معلومات سے مراد ذوالحجہ کے دس دن ہیں۔ (صحیح بخاری، العیدین)

☆ عشرہ ذوالحجہ کی فضیلت احادیث کی روشنی میں ☆

❖ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جتنا کوئی نیک عمل اللہ تعالیٰ کو ان دس دنوں میں پسند ہے اتنا کسی دن میں پسند نہیں۔ آپ سے پوچھا گیا: یا رسول اللہ! جہاد فی سبیل اللہ بھی نہیں؟ آپ نے جواب دیا: ہاں جہاد فی سبیل اللہ بھی نہیں، مگر کوئی شخص اللہ کی راہ میں جان و مال کے ساتھ شہید ہی ہو جائے۔ (سنن ترمذی: 757)

❖ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ سبحانہ و تعالیٰ کے نزدیک ان دس دنوں سے زیادہ کوئی دن برتر نہیں اور نہ ہی ان ایام میں کئے گئے اعمال سے کوئی عمل زیادہ پسندیدہ ہے۔ پس ان دنوں میں کثرت کے ساتھ اللہ کی تہلیل (لا الہ الا اللہ)، تکبیر (اللہ اکبر) اور تحمید (الحمد للہ) کرو۔ (مسند احمد 2: 75، مجمع الکبیر)

معلوم ہوا کہ اللہ رب العالمین کو ذوالحجہ کے پہلے دس ایام میں کیا گناہیں عمل دیگر دنوں میں کیے گئے نیک اعمال سے زیادہ محبوب ہے۔ یعنی ان دس دنوں میں ہر نیک عمل ان کے علاوہ دیگر دنوں کی بہ نسبت افضل و محبوب ہے۔ اس کے علاوہ دوسری نصوص اس پر دلالت کرتی ہیں کہ ذوالحجہ کے پہلے دس دن باقی سال کے سب ایام سے بہتر اور افضل ہیں اور اس میں کسی بھی قسم کا کوئی استثناء نہیں حتیٰ کہ رمضان المبارک کا آخری عشرہ بھی نہیں لیکن رمضان المبارک کے آخری عشرہ کی دس راتیں ان ایام سے بہتر اور افضل ہیں کیونکہ ان میں لیلة القدر شامل ہے اور لیلة القدر ایک ہزار راتوں سے افضل ہے۔

شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ سے پوچھا گیا: رمضان المبارک کا آخری عشرہ زیادہ مبارک ہے یا ذوالحجہ کا پہلا عشرہ؟ آپ نے جواب دیتے ہوئے فرمایا: رمضان المبارک کے آخری عشرے کی راتیں ذی الحجہ کے پہلے عشرے کی راتوں سے زیادہ افضل ہیں، اس لیے کہ اس میں لیلة القدر ہے جو تمام راتوں کی سردار ہے، اور ذوالحجہ کے پہلے عشرے کے دس دن، رمضان المبارک کے آخری عشرے کے دس دنوں سے زیادہ مبارک ہیں، اس لیے کہ ان دنوں میں یوم عرفہ واقع ہے، جو کہ تمام دنوں میں سب سے زیادہ افضل و اشرف ہے۔ (مجموع الفتاویٰ: 6-100)

حافظ ابن حجر فرماتے ہیں: عشرہ ذوالحجہ کا دیگر عشروں سے ممتاز ہونے کا جو سبب ظاہر ہے وہ یہ ہے کہ اس عشرہ میں اتنی عبادتیں، جیسے نماز، روزہ، صدقہ و خیرات، حج اور قربانی وغیرہ جمع ہو گئیں کہ دوسرے عشروں میں ان تمام عبادتوں کا بیک وقت جمع ہونا ناممکن ہے۔ (فتح الباری: 2/458)

☆ عشر ذوالحجہ میں خاص طاعات و عبادات ☆

آپ بخوبی سمجھ گئے کہ عام ایام کی بنسبت عشرہ ذوالحجہ میں عمل کی کتنی بڑی فضیلت ہے، اور اللہ عزوجل کا عطا کیا ہوا یہ کتنا اچھا اور سنہرا موقع ہے، اس وضاحت کے بعد آپ کے لئے ضروری ہو جاتا ہے کہ عشرہ ذوالحجہ کا خصوصی اہتمام کریں، ان ایام میں عبادت کی خوب کوشش کیجیے۔

❖ فرض نماز اور نوافل:

نماز سب سے زیادہ عظمت اور فضیلت والا عمل ہے، اس لئے اسے وقت کی پابندی اور باجماعت ادا کرنا تمام مسلمانوں کے لئے واجب ہے، عشرہ ذوالحجہ میں فرض نمازوں پر خصوصی توجہ کے ساتھ ساتھ کثرت سے نوافل بھی ادا کرنے چاہیے کیونکہ قرب الہی کا یہ بہترین ذریعہ ہے۔ حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: اللہ کے آگے کثرت سے سجدہ ریز ہوا کر، اللہ کے آگے تیرے ایک سجدہ کرنے سے اللہ تیرا ایک درجہ بلند کر دے گا اور تیری ایک خطا کو مٹا دے گا۔ (صحیح مسلم: 1093)

❖ روزہ رکھنا:

روزہ بھی نیک اعمال میں شامل ہے بلکہ افضل ترین عمل ہے۔ اس کی عظمت و شان کی وجہ سے اللہ جل شانہ نے اسے اپنی ذات کی طرف منسوب کیا ہے۔ حدیث قدسی میں ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ابن آدم کا ہر عمل اس کے لیے ہے سوائے روزے کے کہ وہ صرف میرے لیے ہے اور میں ہی اس کی جزا دوں گا۔ (صحیح بخاری: 7492)

- حضرت ہنیدہ بن خالد رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں اپنی بیوی سے، وہ روایت کرتی ہیں بعض امہات المؤمنین رضی اللہ عنہم اجمعین سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ نویں ذی الحجہ، یوم عاشوراء اور ہر مہینے کے تین دن روزہ رکھا کرتے تھے۔ (آبوداؤد: 2437)

امام نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ذی الحجہ کے ان دنوں میں روزہ رکھنا شدت کے ساتھ مستحب ہے۔

❖ یوم عرفہ کا روزہ رکھنا:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عشر ذوالحجہ کے دیگر ایام میں سے 9 ذوالحجہ (یوم عرفہ) کے روزے کا بطور خاص ذکر کیا ہے اور

اس کی فضیلت بیان فرمائی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یوم عرفہ کے روزے کے بارے میں مجھے اللہ سے امید ہے کہ یہ ایک سال گزشتہ کے اور ایک سال آئندہ کے گناہوں کا کفارہ ہوگا۔ (صحیح مسلم: 2746)

(نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان غیر حاجیوں کے لئے ہے۔)

لہذا ذوالحجہ کا روزہ رکھنا سنت ہے کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی ترغیب دلائی ہے اور خود بھی آپ نے روزہ رکھا۔
❖ حج و عمرہ کی ادائیگی:

عشرہ ذوالحجہ میں کیے جانے والے تمام اعمالِ صالحہ میں سے افضل عمل حج بیت اللہ اور عمرہ کی ادائیگی ہے، اللہ رب العالمین نے جسے مسنون طریقہ پر حج بیت اللہ یا ادائے عمرہ کی توفیق دی تو اس کا بدلہ جنت ہے کیونکہ آنحضرت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد مبارک ہے: ایک عمرہ کے بعد دوسرا عمرہ درمیانی گناہوں کا کفارہ ہے اور حج مبرور یعنی نیکوں والے حج کا بدلہ تو صرف جنت ہے۔ (صحیح مسلم: 3289)

- حج مبرور سے مراد وہ حج ہے جو سنت نبوی کے مطابق کیا جائے جس میں ریاکاری نمود و نمائش و شہوت کی بات اور کسی قسم کی معصیت و نافرمانی نہ کی جائے بلکہ نیکی اور بھلائی کے کام زیادہ سے زیادہ کیے جائیں۔
❖ اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا ذکر کرنا: ارشادِ ربانی ہے:

﴿وَيَذْكُرُوا اسْمَ اللَّهِ فِي آيَاتٍ مَّعْلُومَاتٍ...﴾ (سورۃ الحج: 28)

(ان معلوم دنوں میں اللہ کے نام کا ذکر کریں)

ذوالحجہ کے ان پر انوار ایام میں ذکر الہی اور تکبیر و تحمید کا بھی کثرت سے اہتمام کرنا چاہیے۔ سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: ان دس دنوں سے بڑھ کر کوئی دن ایسا نہیں کہ جس میں کیا گیا عمل اللہ تعالیٰ کے ہاں ان سے زیادہ عظیم اور محبوب ہو پس تم ان دنوں میں تہلیل (لا الہ الا اللہ) تکبیر (اللہ اکبر) اور تحمید (الحمد للہ) کی کثرت کرو۔ (مسند احمد: 75.2)

امام بخاری رحمہ اللہ نے فرمایا کہ ابن عمر اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما ان دس دنوں میں بازار کی طرف نکل جاتے اور لوگ ان بزرگوں کی تکبیر سن کر تکبیر کہتے اور محمد بن باقر رحمہ اللہ نفل نمازوں کے بعد بھی تکبیر کہتے تھے۔ اور سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ منیٰ میں

اپنے خیمے میں تکبیر کہتے تو مسجد میں موجود لوگ اسے سنتے اور وہ بھی تکبیر کہنے لگتے پھر بازار میں موجود لوگ بھی تکبیر کہنے لگتے اور سارا منی تکبیر سے گونج اٹھتا۔ اس طرح منی میں سیدنا ابن عمر نمازوں کے بعد اپنے بستر پر اپنے خیمے میں اپنی مجلس میں اور چلتے ہوئے تکبیرات میں مشغول رہتے۔ لہذا ان تمام ایام میں زیادہ سے زیادہ باوازی بلند تکبیرات کہنی چاہیے اسی طرح دعا بھی بکثرت کرنی چاہیے کیونکہ ان مبارک لمحات قبولیت دعا کی زیادہ امید ہے۔ (صحیح بخاری، العیدین)

❖ تکبیر کے الفاظ:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے تکبیر کے کوئی مخصوص الفاظ منقول نہیں ہیں، اس لئے جن الفاظ میں بھی تکبیر کہی جائے کوئی حرج نہیں، سلف سے کئی طرح کے الفاظ منقول ہیں۔ جن میں سے یہ بھی ہیں:

- ۱۔ اللہ اکبر، اللہ اکبر، اللہ اکبر کبیرا
 - ۲۔ اللہ اکبر، اللہ اکبر، لا إله إلا الله، واللہ اکبر، اللہ اکبر واللہ الحمد
 - ۳۔ اللہ اکبر، اللہ اکبر، اللہ اکبر، لا إله إلا الله، واللہ اکبر، اللہ اکبر، اللہ اکبر واللہ الحمد
- ان کے علاوہ بھی صحابہ کرام سے بہت سارے الفاظ منقول ہیں جن کے پڑھنے میں کوئی مضائقہ نہیں۔

❖ عورتوں کی تکبیر:

عورتوں کو بھی پورے عشرہ میں اور ایام تشریق میں اعمالِ صالحہ کے ساتھ کثرت سے تکبیرات کہنے کا اہتمام کرنا چاہیے اور اگر مردوں تک آواز پہنچنے کا ڈر نہ ہو تو وہ بھی بلند آواز سے کہیں، نمازوں کے بعد بھی کہتی رہیں۔ ام عطیہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ہمیں عید کے دن عید گاہ میں جانے کا حکم تھا۔ کنواری لڑکیاں اور حائضہ عورتیں بھی پردہ میں باہر آتی تھیں۔ یہ سب مردوں کے پیچھے پردہ میں رہتیں۔ جب مرد تکبیر کہتے تو یہ بھی کہتیں اور جب وہ دعا کرتے تو یہ بھی کرتیں۔ اس دن کی برکت اور پاکیزگی حاصل کرنے کی امید رکھتیں۔ (صحیح بخاری: 971)

❖ صدقہ کرنا:

صدقہ کرنا بھی ان اعمالِ صالحہ میں سے ایک ہے جو ان دنوں میں مسلمانوں کے لئے مستحب ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے صدقہ کا تاکید حکم دیتے ہوئے ارشاد فرمایا ہے:

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَنْفِقُوا مِمَّا رَزَقْنَاكُمْ مِنْ قَبْلِ أَنْ يَأْتِيَكُمْ يَوْمٌ لَا يَبِيعُ فِيهِ وَلَا خُلَّةٌ وَلَا شَفَاعَةٌ وَالْكَافِرُونَ هُمْ

الظَّالِمُونَ﴾ (سورة البقرة: 254)

(اے ایمان والو! جو ہم نے تمہیں دے رکھا ہے اس میں سے خرچ کرتے رہو اس سے پہلے کہ وہ دن آئے جس میں نہ

تجارت ہے نہ دوستی اور شفاعت اور کافر ہی ظالم ہیں)

اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کسی مال کا صدقہ نکالنا اس مال کو گھٹاتا نہیں ہے۔ (صحیح مسلم: 6592)

❖ یوم النحر کی فضیلت:

یوم النحر بھی ان ایام میں ہے اور وہ دسویں ذوالحجہ کا دن ہے جس کو حدیث میں اعظم آیام الدنیا کہا گیا بعض علماء کے نزدیک یوم

نحر پورے سال میں سب سے افضل ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تبارک و تعالیٰ کے نزدیک سب سے

عظیم دن یوم النحر ہے پھر یوم النحر (یعنی اس سے اگلا گیارہ ذی الحجہ کا دن) ہے۔ (سنن ابوداؤد: 1765)

• القَرِّقَر (ٹھہرنے) سے ہے کیونکہ اس میں لوگ منیٰ میں قیام کرتے ہیں لہذا اس وجہ سے اسے یوم القَرِّقَر کہا گیا۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ الہ العالمین ہم سب لوگوں کو کتاب و سنت کے مطابق عشرہ ذی الحجہ میں نیک عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے

اور ہر قسم کی ظاہری و باطنی گناہوں سے محفوظ رکھے۔ آمین یا رب العالمین

☆ مختصر مسائل قربانی ☆

قربانی ابراہیم علیہ السلام کی سنت ہے۔ سنت ابراہیمی کی پیروی کا ہمارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم ہوا اور آپ صلی اللہ علیہ

وسلم نے امت مسلمہ کو بھی اس کا اہتمام کرنے کی تاکید کی۔ اللہ رب العالمین نے قرآن مجید میں دو مقامات پر نماز اور قربانی کا ذکر

اللہ رب العالمین نے قرآن مجید میں دو مقامات پر نماز اور قربانی کا ذکر فرما کر قربانی کی اہمیت کو واضح کیا۔ ارشادِ ربانی ہے:

﴿فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ﴾ (سورة الکوثر: 1-2)

(پس تُو اپنے رب کے لئے نماز پڑھ اور قربانی کر)

اسی طرح ایک اور جگہ اللہ رب العزت نے نماز اور قربانی کا ذکر ساتھ ساتھ کیا، ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿قُلْ إِنَّ صَلَاتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ﴾ (سورة الأنعام: 162)

(آپ فرمادیجئے کہ بے شک میری نماز اور میری قربانی اور میرا جینا اور میرا مرنایہ سب خالص اللہ ہی کا ہے جو سارے جہان کا مالک ہے)

چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر ہر سال عمل فرمایا اور جو شخص استطاعت کے باوجود قربانی نہیں کرتا اس کے بارے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص استطاعت کے باوجود قربانی نہ کرے تو وہ ہماری عید گاہ کے قریب نہ پھٹکے۔ (سنن ابن ماجہ: 3123)

❖ جو شخص قربانی کرنا چاہتا ہو اسے چاہئے کہ وہ ذوالحجہ کا چاند طلوع ہونے کے بعد بالوں کو نہ کٹوائے اور ناخن وغیرہ نہ تراشے، حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص قربانی کا ارادہ رکھتا ہو تو وہ ذوالحجہ کا چاند دیکھنے کے بعد اپنے بالوں کو نہ کٹوائے اور نہ ہی اپنے ناخن کو تراشے۔ (صحیح مسلم: 5118)

❖ قربانی کے جانور:

قربانی کے جانور کا عیوب سے پاک ہونا ضروری ہے۔ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: چار طرح کے جانور قربانی کے لائق نہیں ہیں، ایک کانا جس کا کان پین بالکل ظاہر ہو، دوسرے بیمار جس کی بیماری بالکل ظاہر ہو، تیسرے لنگڑا جس کا لنگڑا پین بالکل واضح ہو، اور چوتھے دبلا بوڑھا کمزور جانور جس کی ہڈیوں میں گودانہ ہو۔ (ابوداؤد: 2802)

• بعض روایات میں بیان ہوا ہے کہ آنکھ کے ساتھ ساتھ کان بھی اچھی طرح دیکھ لئے جائیں، کیونکہ کان میں نقص والے جانور کی بھی قربانی کرنے سے منع کی گیا ہے۔ کان میں نقص سے مراد کان کا آگے، پیچھے سے کٹا ہوا یا سوراخ والا ہونا ہے۔

❖ جانور کی عمر:

قربانی کا جانور مونا تازہ ہونے کے ساتھ دودانتا ہونا ضروری ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: صرف دودانتا جانور ذبح کرو، البتہ جب وہ تم پر دشوار ہو تو بھیڑ کا جزدہ (ایک سالہ بچہ) ذبح کرو۔ (سنن ابن ماجہ: 3141)

❖ جانور کا خصی ہونا عیب نہیں ہے۔ خصی جانور کی قربانی بلا کراہت جائز ہے خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دو خصی مینڈھوں کی قربانی کی تھی۔ (ابوداؤد: 2795)

❖ قربانی کا وقت:

قربانی کا وقت عید الاضحیٰ کی نماز کے بعد ہے، بہتر ہے کہ انسان اپنے ہاتھ سے جانور ذبح کرے اگر وہ خود نہیں کر سکتا تو کوئی دوسرا بھی ذبح کر سکتا ہے، اسی طرح عورت بھی ذبح کرنا چاہے تو کر سکتی ہے، چھری کو اچھی طرح تیز کرے، جانور کو بائیں کروٹ لٹا کر دائیں ہاتھ سے "بسم اللہ واللہ اکبر" کہہ کر ذبح کریں، اونٹ کو خر کیا جائے گا۔

❖ ذبح کرنے کی دعا:

"بسم اللہ واللہ اکبر" نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سینگ والے دو چنگبرے مینڈھوں کی قربانی کی۔ انہیں اپنے ہاتھ سے ذبح کیا۔ بسم اللہ واللہ اکبر پڑھا اور اپنا پاؤں ان کی گردن کے اوپر رکھ کر ذبح کیا۔ (صحیح بخاری: 5565)

❖ قربانی کی تعداد:

آدمی اور اس کے گھر کی طرف سے ایک قربانی بھی کافی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں آدمی اپنے آدمی اور اپنے گھر والوں کی طرف سے ایک بکری قربانی کرتا تھا۔ (سنن ابن ماجہ: 3147)

• بڑے جانور میں سات افراد شریک ہو سکتے ہیں۔ (سنن ابن ماجہ: 3131)

❖ قربانی کے ایام:

قربانی کرنی اگرچہ یوم النحر والے دن سب سے بہتر ہے لیکن اس کے بعد بھی قربانی تین دن (ایام تشریق) تک کرنی جائز ہے۔ (احمد، صحیح ابن حبان)

❖ قربانی کا گوشت:

قربانی کرنے والے کے لئے یہ بات مستحسن ہے کہ وہ خود بھی اس کے گوشت سے کچھ نہ کچھ کھائے۔ اور فقراء مساکین پر اللہ تعالیٰ کی راہ میں صدقہ کرے، ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿فَكُلُوا مِنْهَا وَأَطْعِمُوا الْقَانِعَ وَالْمُعْتَرَّ﴾ (سورۃ الحج: 36)

(اسے خود بھی) کھاؤ اور مسکین سوال سے رکنے والوں اور سوال کرنے والوں کو بھی کھلاؤ)

بعض سلف صالحین نے اس بات کو پسند کیا ہے کہ قربانی کے گوشت کے تین حصے کیے جائیں ایک حصہ اپنے لئے رکھ لیا جائے اور ایک حصہ ہدیہ کے طور پر مختلف عزیز واقارب کو بھیج دیا جائے اور تیسرا حصہ فقراء پر صدقہ کر دیا جائے۔

❖ قربانی کی کھالیں:

جس طرح قربانی کا گوشت فروخت کرنے کی اجازت نہیں ہے اسی طرح قربانی کی کھالیں فروخت کر کے ان کی قیمت اپنے مصرف میں لانا بھی جائز نہیں، یا تو انہیں اپنے استعمال میں لایا جائے یا صدقہ کر دیا جائے۔

❖ نماز عید:

گھر سے کچھ کھائے پیئے بغیر تکبیریں پڑھتے ہوئے عید گاہ کی طرف جائیں۔ عید کی نماز دو رکعات ہے پہلی رکعت میں قرأت سے پہلے سات تکبیریں اور دوسری رکعت میں پانچ تکبیریں ہیں۔ اس کے بعد خطبہ غور سے سنیں۔ بعد ازاں راستہ تبدیل کر کے آئیں اور جانور ذبح کریں۔

❖ عورتیں بھی ہر ہال میں عید گاہ تشریف لے جائیں:

- نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ہمیں عید کے دن عید گاہ میں جانے کا حکم تھا۔ کنواری لڑکیاں اور حائضہ عورتیں بھی پردہ میں باہر آتی تھیں۔ یہ سب مردوں کے پیچھے پردہ میں رہتیں۔ جب مرد تکبیر کہتے تو یہ بھی کہتیں اور جب وہ دعا کرتے تو یہ بھی کرتیں۔ اس دن کی برکت اور پاکیزگی حاصل کرنے کی امید رکھتیں۔ (صحیح بخاری: 971)
 - ام عطیہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ہمیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ ہم کنواری، جوان اور پردے والیاں عیدین کی نماز کے لئے جائیں اور حائضہ عورتوں کو حکم دیا کہ وہ مسلمانوں کی نماز کی جگہ سے ہٹ کر بیٹھیں۔ (صحیح مسلم: 2054)
- لہذا جو عورتیں ناپاکی کی حالت میں ہوں وہ بھی عید گاہ تشریف لے جائیں اور دعاؤں میں شامل ہوں۔
- اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ الہ العالمین ہم سب لوگوں کو کتاب و سنت کے مطابق نیک عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور ہر قسم کی ظاہری و باطنی گناہوں سے محفوظ رکھے۔ آمین یا رب العالمین۔
